بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ

DOW MEDICAL COLLEGE CLASS OF 1985

DIGITAL MAGAZINE

SPECIAL ISSUE

JANUARY 2013

EDITORS

SALEEM ABUBAKAR KHANANI

SAMINA KHAN

و العصر ان الانسان لفی خسر

It was the best of times, it was the worst of times, it was the age of wisdom, it was the age of foolishness, it was the epoch of belief, it was the epoch of incredulity, it was the season of Light, it was the season of Darkness, it was the spring of hope, it was the winter of despair, we had everything before us, we had nothing before us, we were all going direct to Heaven, we were all going direct the other way. CHARLES DICKENS

The year 2012 is gone and 2013 has set in. As we reflect on the past year our feeling may not be different from those of Charles Dickens when he penned down the opening lines of one of his novels A Tale of Two Cities. How can we describe the way the world changed in the past year, twelve months and three hundred and sixty five days?

We can turn the clock back and move forward frame by frame analyzing the events in real time as they unfold while putting on our own glasses. Or we can choose one event that we consider as the best thing, and one event as the worst thing that happened in the past one year. The next step would be to capitalize on the best, and to try and prevent the worst from happening again.

While we do this individually or discuss it collectively, let's ponder over this short chapter from the Holy Quran.

وَالْعَصْرِ * إِنَّ الإنسَانَ لَفِي خُسْرٍ * إِلاَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا
الصَّالِحَاتِ وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ)

BY (THE TOKEN OF) TIME (THROUGH THE AGES)

VERILY MAN IS IN LOSS

EXCEPT SUCH AS HAVE FAITH, AND DO RIGHTEOUS DEEDS, AND (JOIN TOGETHER) IN THE MUTUAL TEACHING OF TRUTH, AND OF PATIENCE AND CONSTANCY.

We wish you a very happy new year.   Editors

اے نئے سال بتا، تُجھ میں نیا پن کیا ہے؟
ہر طرف خَلق نے کیوں شور مچا رکھا ہے
روشنی دن کی وہي تاروں بھري رات وہی
آج ہم کو نظر آتي ہے ہر ایک بات وہی
آسمان بدلا ہے افسوس، نا بدلی ہے زمیں
ایک ہندسے کا بدلنا کوئي جدت تو نہیں
اگلے برسوں کی طرح ہوں گے قرینے تیرے
کسے معلوم نہیں بارہ مہینے تیرے
جنوري، فروري اور مارچ میں پڑے گي سردي
اور اپریل، مئي اور جون میں ہو گي گرمي
تیرا مَن دہر میں کچھ کھوئے گا کچھ پائے گا
اپنی میعاد بَسر کر کے چلا جائے گا
تو نیا ہے تو دکھا صبح نئي، شام نئ
ورنہ اِن آنکھوں نے دیکھے ہیں نئے سال کئ
بے سبب لوگ دیتے ہیں کیوں مبارک بادیں
غالباً بھول گئے وقت کی کڑوي یادیں
تیری آمد سے گھٹی عمر جہاں سے سب کی

فیض احمد فیض

تمام دوستون کو
نیا سال مبارك

WISHING YOU ALL
A HAPPY NEW YEAR

The Guidance

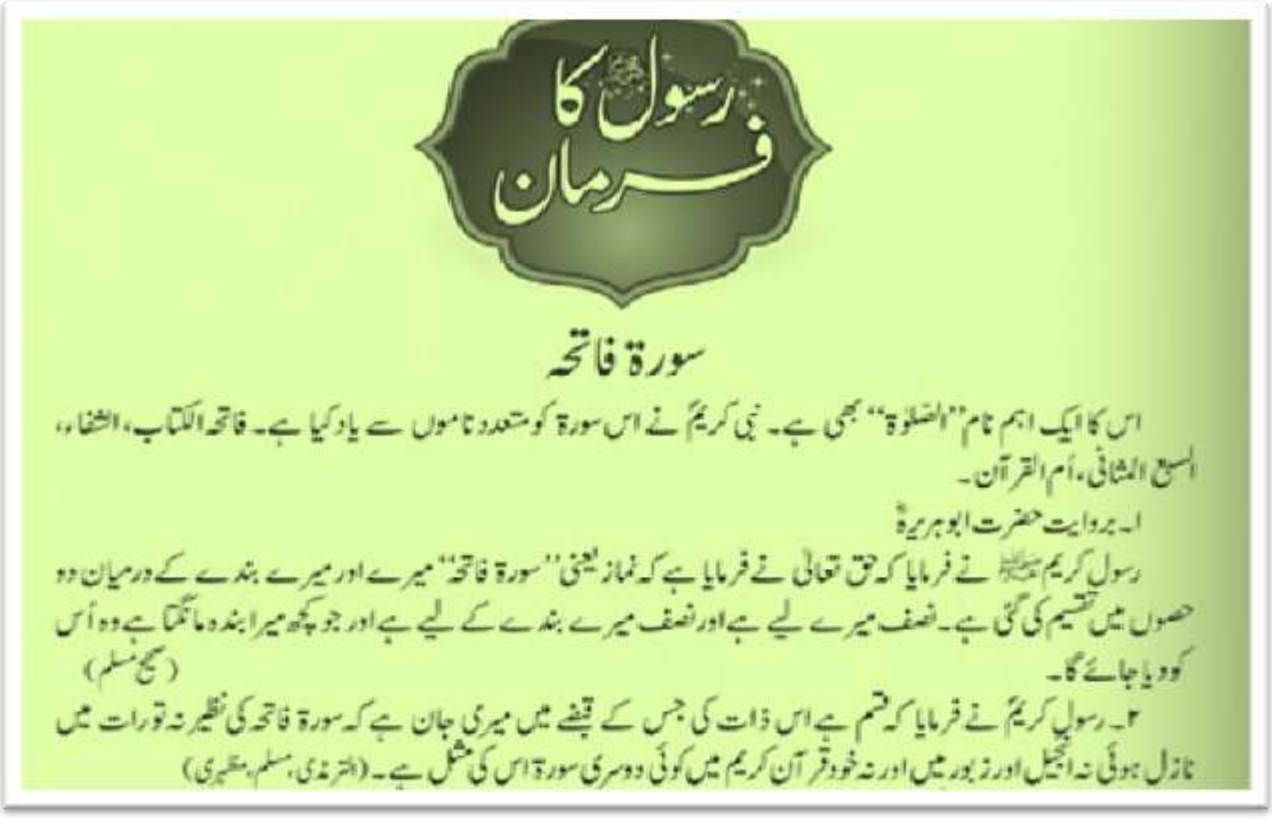

سورۃ فاتحہ

اس کا ایک اہم نام "الصلوٰۃ" بھی ہے۔ نبی کریمؐ نے اس سورۃ کو متعدد ناموں سے یاد کیا ہے۔ فاتحۃ الکتاب، الشفاء، السبع المثانی، اُم القرآن۔

ا۔ بروایت حضرت ابوہریرہؓ
رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ حق تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ نماز یعنی "سورۃ فاتحہ" میرے اور میرے بندے کے درمیان دو حصوں میں تقسیم کی گئی ہے۔ نصف میرے لیے ہے اور نصف میرے بندے کے لیے ہے اور جو کچھ میرا بندہ مانگتا ہے وہ اُس کو دیا جائے گا۔ (صحیح مسلم)

۲۔ رسول کریمؐ نے فرمایا کہ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے کہ سورۃ فاتحہ کی نظیر نہ تورات میں نازل ہوئی نہ انجیل اور زبور میں اور نہ خود قرآن کریم میں کوئی دوسری سورۃ اس کی مثل ہے۔ (الترمذی، مسلم، مظہری)

THE WAY WE WERE

REMEMBERING ISHAQUE BAWA DECEMBER 10

PRIDE OF PAKISTAN 2012

WORDS OF WISDOM

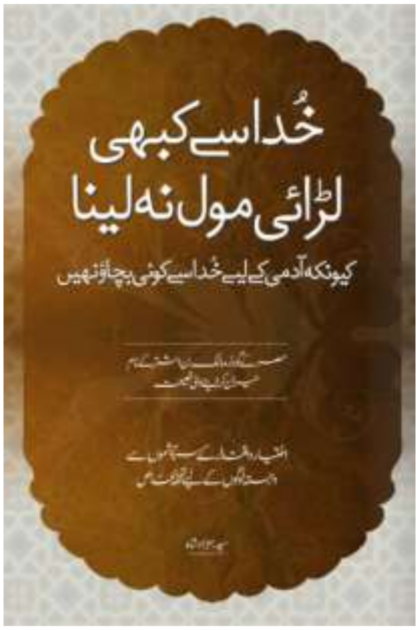

یہ ہے وہ نصیحت، جس کا حکم دیا اللہ کے بندے علیؑ امیرالمومنین نے مالک بن الحارث اشتر کو جب اسے مصر کا گورنر بنایا تا کہ اس ملک کا خراج جمع کرے، اس کے دشمنوں سے لڑے اس کے باشندوں کی سود بہبود کا خیال رکھے اور اس کی زمین کو آباد کرے۔

مالک کو حکم دیا ہے تقویٰ الٰہی کا، اطاعت خداوندی کو مقدم رکھنے کا اور کتاب اللہ کے مقرر کیے ہوئے فرائض و سنن کی پیروی کا، اس لیے کہ آدمی کی سعادت انہی کی پیروی سے وابستہ ہے اور ان سے انکار کرنے اور انھیں گنوا دینے میں سراسر بدبختی ہے۔

اور حکم دیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی نصرت میں اپنے دل سے، اپنے ہاتھ سے، اپنی زبان سے سرگرم رہے، کیونکہ خدائے بزرگ و برتر نے ذمہ لے لیا ہے کہ جو کوئی اس کی نصرت و تائید پر کھڑا ہوگا، نصرت و تائید خداوندی اسے حاصل رہے گی۔

اور حکم دیا ہے کہ خواہشوں کے موقع پر اپنے نفس کو توڑے، سرکشی کے وقت اسے روکے، کیونکہ نفس برائی کی طرف لے جاتا ہے، مگر یہ کہ خدا کا رحم آدمی کے شامل حال ہوجائے۔

اس کے بعد اے مالک بن! میں تجھے ایسے ملک بھیج رہا ہوں جس پر تجھ سے پہلے بھی حکومتیں گزر چکی ہیں۔ عادل بھی اور ظالم بھی۔ لوگ تیری حکومت کو بھی اسی نظر سے دیکھیں گے جس نظر سے تو اگلے حاکموں کی حکومتوں کو دیکھتا رہا ہے اور تیرے حق میں وہی کہا جائے گا جو تو ان حاکموں کے حق میں کہا کرتا تھا۔

تجھے معلوم ہونا چاہیے کہ نیک آدمی اس آواز سے پہچانا جاتا ہے جو خدا اپنے بندوں کی زبان پر سے اس کے لیے جاری کر دیتا ہے۔

لہٰذا تیرا دل پسند ذخیرہ عمل صالح کا ذخیرہ ہو۔ یہ ذخیرہ اسی طرح حاصل ہوسکتا ہے کہ تجھے اپنی خواہشوں پر قابو حاصل ہو۔ جو چیز حلال نہیں ہے اس کے لیے تیرا دل کتنا ہی مچلے اپنے آپ کو اس سے دور رکھ۔

یہ بھی جان لو کہ محبوبات و مکروہات میں نفس کی مخالفت کرنا ہی نفس سے انصاف کرنا ہے۔

اپنے دل میں رعایا کے لیے رحم، محبت، الفت پیدا کرنا۔ خبردار رعایا کے حق میں پھاڑ کھانے والا درندہ نہ بن جانا کہ اسے لقمہ بنا ڈالنے ہی میں تجھے اپنی کامیابی دکھائی دے۔

رعایا میں ۲ ہر قسم کے آدمی ہوں گے، تمھارے دینی بھائی یا مخلوق خدا ہونے کے لحاظ سے تمھارے جیسے آدمی، لوگوں سے غلطیاں تو ہوتی ہی ہیں۔ جان بوجھ کر یا بھولے چوکے سے ٹھوکریں کھاتے ہی رہتے ہیں تم اپنے عفو و کرم کا دامن خطا کاروں کے لیے اس طرح پھیلا دینا، جس طرح تمھاری آرزو ہے کہ خدا تمھاری خطاؤں کے لیے اپنا دامن عفو و کرم پھیلا دے۔

کبھی نہ بھولنا کہ تم رعایا کے افسر ہو، خلیفہ تمھارا افسر ہے اور خدا خلیفہ کے اوپر حاکم ہے۔ خلیفہ نے تمھیں گورنر بنایا ہے اور مصر کی ترقی و اصلاح کی ذمہ داری تمھیں سونپ دی ہے۔

خدا سے لڑائی نہ مول لینا کیونکہ آدمی کے لیے خدا سے کوئی بچاؤ نہیں۔ خدا کے عفو و رحمت سے تم کبھی بھی بے نیاز نہیں ہو سکتے۔

عفو پر کبھی نادم نہ ہونا۔ سزا دینے پر کبھی شیخی نہ بگھارنا، غصہ آتے ہی دوڑ نہ پڑنا بلکہ جہاں ممکن ہو غصے سے بچنا اور غصے کو پی جانا۔

خبردار رعایا سے کبھی نہ کہنا کہ میں تمھارا حاکم بنا دیا گیا ہوں اور اب میں ہی سب کچھ ہوں، سب کو میری فرمانبرداری کرنی چاہیے۔ اس ذہنیت سے دل میں فساد پیدا ہوتا ہے، دین میں کمزوری اور بربادی کے لیے بلاوا آتا ہے۔

اگر حکومت کی وجہ سے غرور پیدا ہونے لگے تو سب سے بڑے بادشاہ خدا کی طرف دیکھنا جو تمھارے اوپر ہے اور تم پر وہ قدرت رکھتا ہے جو تم خود اپنے آپ پر نہیں رکھتے۔ ایسا کرو گے تو نفس کی طغیانی کم ہو جائے گی حدت گھٹ جائے گی بھٹکی ہوئی روح لوٹ آئے گی۔

خبردار! خدا کے ساتھ اس کی عظمت میں بازی نہ لگانا، اس کی جبروت میں تشبہ اختیار نہ کرنا، کیونکہ خدا جباروں کو ذلیل کر ڈالتا اور مغروروں کو نیچا دکھا دیتا ہے۔

اپنی ذات اور معاملے میں، اپنے خاص عزیزوں کے معاملے میں جنھیں تم اپنی رعایا میں سے چاہتے ہو، خدا سے بھی انصاف کرنا اور خدا کے بندوں سے بھی انصاف کرنا۔ یہ نہ کرو گے تو ظلم کرنے لگو گے۔

یاد رکھو جو کوئی خدا کے بندوں پر ظلم کرتا ہے تو خدا خود اپنے مظلوم بندوں کی طرف سے ظالم کا حریف بن جاتا ہے اور معلوم ہے خدا جس کا حریف بن جائے اس کی حجت باطل ہو جاتی ہے، وہ خدا سے لڑائی ٹھانے کا مجرم ہوتا ہے، یہاں تک کہ باز آجائے اور توبہ کرے۔ خدا کی نعمت کو اس سے بڑھ کر بدلنے والی اور خدا کی عقوبت کو اس سے زیادہ بلانے والی کوئی چیز نہیں کہ آدمی ظلم کو اختیار کرلے، یاد رہے خدا مظلوموں کی سنتا اور ظالموں کی تاک میں رہتا ہے۔

وہ سب اسباب دُور کر دینا، جو لوگوں میں بغض و کینہ پیدا کرتے ہیں۔ عداوت و غیبت کی جڑ ہی کاٹ ڈالنا۔ خبردار چغل خور کی بات ماننے میں جلدی نہ کرنا کیونکہ چغل خور دغا باز ہوتا ہے۔ اگرچہ خیر خواہ کا روپ بھر کے سامنے آتا ہے۔

اپنے مشورے میں بخیل کو شریک نہ کرنا کیونکہ وہ تمھیں احسان کرنے سے روکے اور فقر سے ڈرائے گا۔

بزدل کو بھی صلاح میں شریک نہ کرنا کیونکہ مہمات میں تمھاری ہمت کمزور کر دے گا۔ حریص کو بھی شریک نہ کرنا کیونکہ ظلم کی راہ سے دولت سمیٹنے کی ترغیب دے گا۔ یاد رکھو بخل، بزدلی اور حرص اگرچہ الگ الگ خصلتیں ہیں، مگر ان کی بنیاد خدا سے سوءظن پر ہے۔

بدترین وزیر وہ ہے جو شریروں کی طرف داری کرے اور گناہوں میں ان کا ساجھی ہو۔ ایسے آدمی کو اپنا وزیر نہ بنانا کیونکہ اس قسم کے لوگ گناہ گاروں کے مددگار اور ظالموں کے ساتھی ہوتے ہیں۔ ان کی جگہ تمھیں ایسے آدمی مل جائیں گے جو عقل و تدبیر میں ان کے برابر ہوں گے مگر گناہوں سے ان کی طرح لدے نہ ہوں گے۔ نہ کسی ظالم کی اس کے ظلم میں مدد کی ہوگی نہ کسی گنہگار کا اس کے گناہ میں ساتھ دیا ہوگا۔ یہ لوگ تمھیں کم تکلیف دیں گے۔ تمھارے بہترین مددگار ثابت ہوں گے، تم سے پوری ہمدردی رکھیں گے اور غیر سے اپنے سب رشتے کاٹ لیں گے۔ ایسے ہی لوگوں کو نجی صحبتوں اور عام درباروں میں اپنا مصاحب بنانا۔

تمھاری مجلس سے سب سے زیادہ دور اور تمھاری نگاہ میں سب سے زیادہ مکروہ وہ شخص ہونا چاہیے جو لوگوں کے عیب ڈھونڈا کرتا ہے۔ لوگوں میں عیب تو ہوتے ہی ہیں، یہ کام حاکم کا ہے کہ ان کے عیب ڈھکے۔ خبردار چھپے ہوئے عیبوں کی کرید نہ کرنا۔ تمھارا منصب بس یہ ہے کہ جو عیب چھپے ہوئے ہیں، ان کا فیصلہ خدا پر چھوڑ دو۔ حتی المقدور لوگوں کے ڈھکے کو ڈھکا ہی رہنے دینا۔ ایسا کرو گے تو خدا بھی تمھارے وہ عیب ڈھکے رہنے دے گا، جو تم رعایا سے چھپانا چاہتے ہو۔

BY IZHAR KHAN FRCP
DOW 1985

MY MADELEINE MOMENT

In his seminal work, In Search of Lost Time, the French author Marcel Proust introduces the concept of involuntary memory (fench souvenaire involontaire). Dipping a madeleine (a traditional small French cake) in a cup of tea awakens Proust's memories of childhood in Combray. Such arousal of suppressed memories by otherwise mundane and inconsequential acts is termed "involuntary memory". The event unlocks one's past and unleashes a flood of nostalgic memory hitherto hidden within deep recesses of one's mind.

I had one such experience recently when I was invited to examine for the Royal Colleges in Dubai. I had been in Dubai once before and did not particularly enjoy the experience. For me Dubai was a gigantic temple to consumerism where material wealth and its acquisition and display seemed to be the main pursuit of its inhabitants, and any cultural experience which one might desire was as scarce as rain in the emirate's harsh and desiccated climate. I once remarked to a local examiner that Dubai had hardly any antiquarian bookshops, to which she casually replied, "People in Dubai are not much inclined to read".

We were put up in a luxurious hotel with enough stars to its name to make a constellation. I was checked in by a pleasant well-mannered young man from Rawalpindi with whom I exchanged our feelings of despair at the parlous state of our country, and who upgraded me to an even superior room.

After the first night's dining in the hotel's nice but unoriginal "Italian" restaurant, I wanted to experience the ethnic Dubai cuisine. So the next night I left my fellow examiners to dine in yet another European restaurant and took off to explore the 'real' Dubai. Leaving the air-conditioned lobby of the hotel I suddenly found myself in the hot, oppressive outdoors, reminiscent of summer evenings in Karachi. I crossed the multi-lane motorway and soon found myself in a bustling old part of town where most people spoke Urdu or Punjabi. So where were the indigenous folk? I felt like I had been transported back in time to Sadar or Burns Road. I lost myself in the narrow alleys and streets with neon lighted shop fronts, where Pakistanis, Iranians and traders from many other nations were selling their wares. Many of the shops specialised in niche electronic goods. Some sold only iPhone covers or electrical gadgets for cars. Mobile

phone shops seemed to be the order of the day. Others sold electrical plugs and computer cables.

The heat was oppressive and I was feeling quite thirsty and peckish. Soon I spotted a neon lit sign "Karachi Darbar Restaurant". The place was a hive of activity and following the old adage for choosing restaurants when abroad- "if the locals are dining in it the food must be good"- I stepped in. The manager, a rubicund corpulent man, was seated behind a counter next to the door. Behind him were displayed gulaab jamuns, barfi, kheer, halwa and other mouth-watering Pakistani desserts. The downstairs dining hall was full and waiters carrying steaming plates of food were scurrying about like busy bees. I proceeded upstairs to the "family" room which was quieter and with better air-conditioning. It was dimly but sufficiently lit and appeared clean. There were around six tables and a few ladies and gentlemen were dining. A young man showed me to my table. He spoke good Urdu, although he was Bengali. He soon brought me a menu. I wanted to eat a proper Pakistani meal. Having lived in Scotland for twenty six years (I had been back to Pakistan only twice) I felt this was the next best thing to being in Sabri's or the Delhi Muslim Restaurant at Lighthouse. Although the British love Indian food, the stuff you get in British Indian restaurants bears little resemblance to real Indo-Pak street cuisine. So I took my time perusing the menu. Bhindi Gosht, Chicken jalfrezi, Aloo Keema, Nihari, Daal, Biryanis of all sorts, I was in food heaven. And then right at the end of the menu under "Evening Specials", I could hardly believe my eyes. Here was the object of my desire which led to a surge of Pavlovian juices whetting my appetite. I had found manna. "Maghaz Masala!"

Without a moment's hesitation I ordered the dish with freshly baked tandoori naan. The five minute wait before this heavenly delight arrived at my table seemed like an eternity. The waiter placed the aluminium bowl with the maghaz masala along with a platter of hot tandoori naan on my table. In a small plate accompanying my dish were green chillies, lemon and parsley. It had been a wait of twenty six years. The health and safety mafia had put paid to sale of sheep's brain in Scotland many years ago for fear of prion disease and dementia. Since the age of five years my mother had fed me the stuff on a regular basis and so far the only signs of dementia are when I misplace my reading glasses or my golf glove.

Here I was, on a sultry Dubai evening, breaking bread, the hot fresh naan, with a scent straight from tandoori heaven carried along the steam emanating from the freshly baked wonder. I took my first morsel of naan and maghaz, cooked in herbs, spices, tomato and onions along with a bite of the strong green chilli.

And that my friends, was my "madeleine moment". The taste of maghaz can best be described as subtle, soft, not overpowering, but so satisfying; a bit like the consistency of a perfectly cooked half boiled egg, but with a hint of spices and tomato. I closed my eyes and was transported back in time. In my reverie I was in the canteen in Civil Hospital, opposite boys'

Hostel Four with my mates Farrukh Hashmi, Qamar Abba, Munir and Asrar. We had been canvassing for our party and were tired and hungry. I order maghaz with a fried egg on top and naan and we are all content. Remember the hot afternoons having lunch with ice-cold bottled Coke? For about an hour at the Karachi Darbar in Dubai I reminisced about my Dow days. A flood of memories that had hitherto lain hidden in the deep remoteness of my mind was released by my delicious Maghaz masala and tandoori naan meal. That first lecture by Professor Waheed, Dr Shakir's mysterious biochemistry lectures and Shabuddin's stern yet helpful control of the dissection hall. The snack corner and the place under the bunyan tree. The departing fleet of college buses at the end of the day. The political canvassing and arguments, the tolerance and the intolerance of colleagues. The dusk chorus of birds among the trees in the space between Medical 4 and Orthopaedics. A veritable kaleidoscope of memories was evoked as I enjoyed my beloved maghaz masala.

That evening I re-lived my Dow days, thanks to the chance discovery of my favourite dish in a Dubai restaurant in a street whose name I cannot recall.

The next morning at breakfast, tucking into his bowl of cereal, a fellow examiner asked me where I went for my meal last night. With a smile of satisfaction on my face I replied "Karachi", and I was so right too.

Izhar with his favourite dishes

استاد کی ریٹائرمنٹ پر ایک شاگرد کا نذرانہ

ارجمند آصف

DOW 1985

جب سے سنا میں نے
سر ریٹائر ہو رہے ہیں
تب سے سوچ رہی ہوں
کیا استاد بھی ریٹائر ہوتے ہیں؟
کیا باپ بھی ریٹائر ہوتے ہیں؟
نہیں
کبھی نہیں

یہ تبادلہ ہے ذمہ داریوں کا
یہ مرحلہ ہے استاد کے سر بلند ہونے کا
جو بچہ باپ کی انگلی پکڑ کر
پہلا قدم اٹھاتا ہے
جب اس کا قد
باپ سے اوپر نکل جاتا ہے

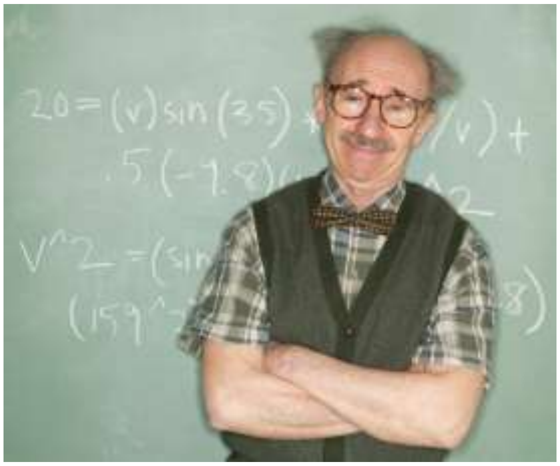

باپ بوڑھا نہیں ہوتا
جوان ہو جاتا ہے
میں نے بھی ان کی انگلی پکڑ کر
پہلا قدم بڑھایا تھا
آج تبادلہ ہے ذمہ داریوں کا
آج مرحلہ ہے استاد کے سر بلند ہونے کا
آج ارج کی دعا ہے
اپنے خدا سے
کام کوئی ایسا کر جاؤں
اپنے استاد کیلیئے
صدقہ جاریہ بن جاؤں

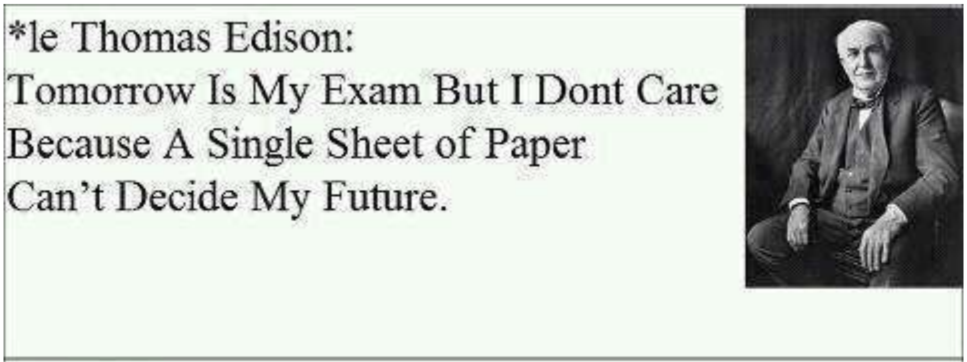

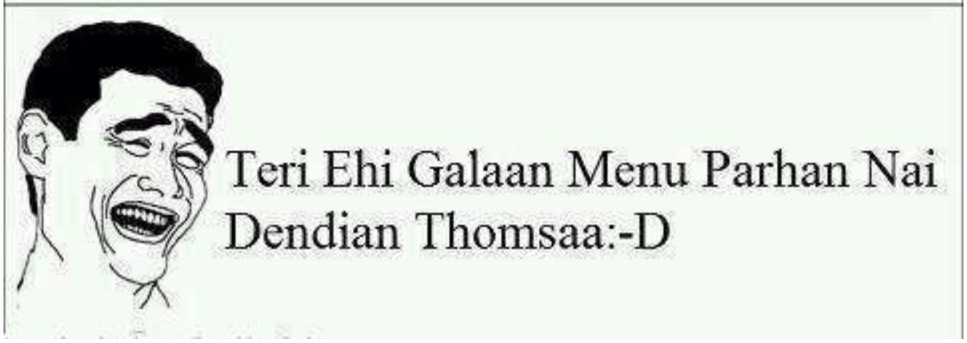

SHARED BY KEHKASHAN QAMAR

Shared by **Sam Khan**

Shehla 'Lily' Hussain Sam, please thori dhair kay liya phone bund kar dijiyae. Shukriya

RECENT VISITORS TO KARACHI
ARIF HUSSAIN AND ZEBA HAFEEZ WITH FRIENDS

A JAMES BOND IN THE MAKING

Shah Muhammad Vaquas and Shams Sadruddin Vaquas

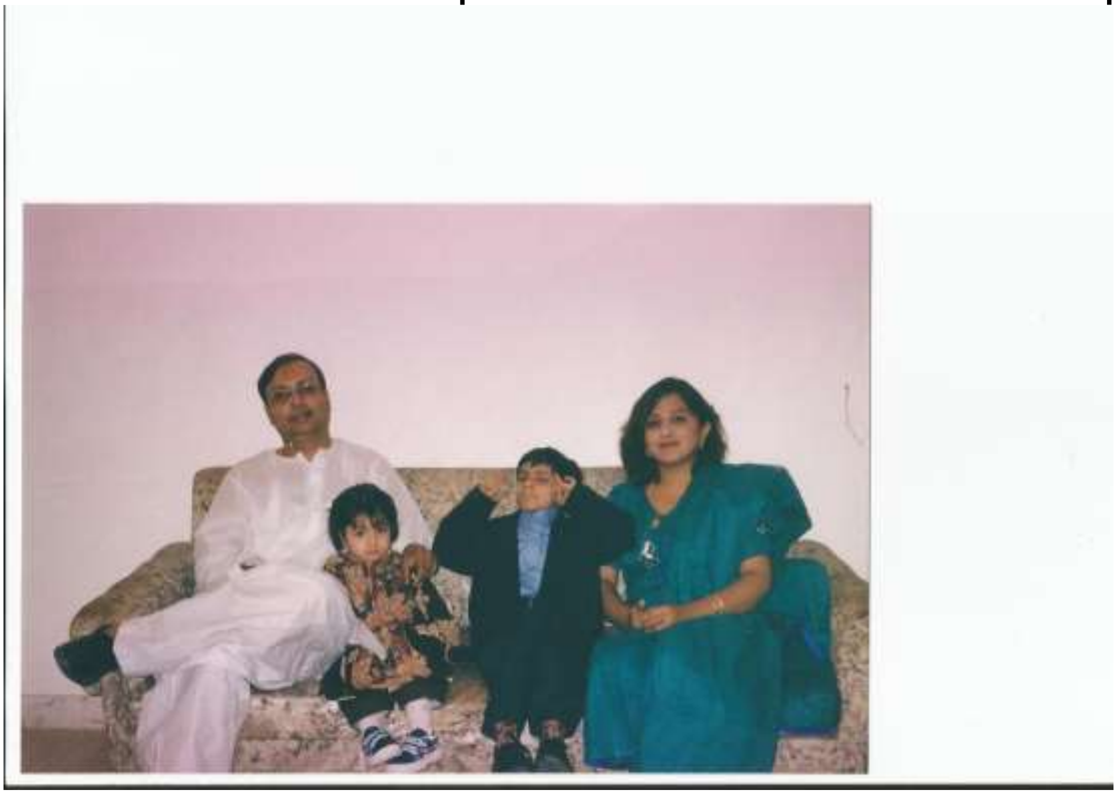

Naufil Vaquas Mr. BOND 007
Birmingham 2001

MR AND MRS ZAHID JAMAL

A TASTE OF HISTORY

Syed Zahid Jamal was with Naila Zahid.

WHY IS THE SWORD IN ZAHID'S HAND?

Shared by Saleem A Khanani

سنا ہے شیر کا جب پیٹ بھر جائے
تو وہ حملہ نہیں کرتا
سنا ہے جب کسی ندی کے پانی میں
بیے کے گھونسلے کا گندمی سایہ لرزتا ہے
تو ندی کی روپہلی مچھلیاں اس کو
پڑوسی مان لیتی ہیں
ہوا کے تیز جھونکے جب درختوں کو ہلاتے ہیں
تو مینا اپنے گھر کو بھول کر
کوے کے انڈوں کو پروں میں تھام لیتی ہے
سنا ہے گھونسلے سے جب کوئی بچہ گرے تو
سارا جنگل جاگ جاتا ہے
ندی میں باڑ آ جائے
کوئی پل ٹوٹ جائے
تو کسی لکڑی کے تختے پر
گلہری ، سانپ چیتا اور بکری
ساتھ ہوتے ہیں
سنا ہے جنگلوں کا بھی کوئی دستور ہوتا ہے
خداوندا جلیل و معتبر ، دانا و بینا منصف و اکبر
ہمارے شہروں میں اب
جنگلوں کا ہی کوئی دستور نافذ کر

Saleem Khanani

Tawakkul توکل

It’s a beautiful concept but almost equally misunderstood by an average Muslim.
Let’s look at what Rumi and Iqbal have to say about it
Rumi says:

گف توکل می کنی درکار کن
کشت کن پس تکیہ بر جبار کن

If you are putting trust in God, put trust in Him as regards your work. Sow the seed and then reply upon the Almighty.

گفت آرے گر توکل رہبر است
این سبب ہم سنت پیغمبر است
گفت پیغمبر بآواز بلند
با توکل زانوئے اشتر ببند
رمز و الکاسب حبیب اللّٰہ شنو
از توکل در سبب کاہل مشو

Yes he said but if trust in God is the true guide, yet the use of the means too is the Prophet's Sunnah.
The Prophet said in a loud voice, "While trusting in God first tie the knees of your camel".
Listen to the secret that the one who works for his livelihood is Allah's beloved.
Do not ignore the means because of trust.
Iqbal also does not endorse the claims of indeterminism. He believes man to be outwardly determined and inwardly free.
He says:

چہ گوئم از چگون و بے چگونش
برون مجبور و مختار اندرونش
چنین فرمودہ سلطان بدر است
کہ ایماں در میان جبر و قدر است

What should I say about its character
Outwardly it is determined, inwardly it is free
Such is the saying of the Lord of Badr
That faith lies between determinism and indeterminism

Farrukh Hashmi
River Ravi and D-85.

TWO DISTINGUISHED GENTLEMAN: FARRUKH HASHMI AND AMJAD ALI

BEFORE AND AFTER THEIR MARRIAGE

PLEASE PAY ATTENTION TO THE IMAGE BEHIND THE PHOTO ON THE LEFT, AND THEN ON THE RIGHT.

FREEDOM OF THOUGHT AND IMAGINATION WAS RAMPANT BEFORE MARRIAGE.
THE DOOR IS CLOSED AFTERWARDS

SHARED BY FARRUKH HASHMI

Samira Zoberi, enjoys Listening to her own SELF. She usually calls herself when No one calls her just fro Company.

Saleem Khanani Samira 's answer to Farrukh Hashmi's comments with apology to Momin khan Momin

میں میرے پاس ہوتی ہوں فرخ
جب کوئ دوسرا نہیں ہوتا
جانے کتنے جتن کیے ہم نے
تو مگر با صفا نہیں ہوتا

SEE ME IN THE COMPANY!

NADEEM ZAFAR

MY STRENGTH, DYNAMISM AND ENERGY COME FROM MY FAMILY!

The moderator of Dow 85, past chairman of Endow, associate professor of Pathology, political activist and, above all, a family man and a friend, is seen here with his better half Dr. Seema Abbasi and son Inam.

A MESSAGE FROM NADEEM ZAFAR

Alhamdolillah, I have been elected secretary to the Board of Directors at Midsouth Food Bank. Why that is special- the first Muslim American to be a part of this board and did not have to lobby or convey an interest even in passing. I also owe it to my team members at Halal Food Pantry at Masjid Al Mu'minun. Their work ethic and their enthusiasm for their work and their love and respect for the food-insecure has been noted and has conveyed this impression to the folks at the food bank that Muslims are genuinely hard-working and caring folks and genuinely care for all, not just Muslims themselves.

It pays to work for the benefit of the greater good of the community at large. The community at large is our community and will shape our lives and that of our children and grandchildren, انشاء اللہ
We can either shape our future or be marginalized as irrelevant. The choice is entirely ours.

A MAN OF MANY TALENTS, KAZI SALAHUDDIN

SALAHUDDIN SNAPS HIMSELF WHILE OTHERS ENJOY HIS TALENTS

خود پسندی کا یہ انداز پسند آیا ہمیں
اپنی تصویر کو وہ خود ہی بنا لیتے ہیں

SALAHUDDIN CASTING HIS SPELL ON WAMIQUE AND MUSLIM JAMI

DOW 85 IS EVERYWHERE

Progressive Panel for PMA Biennial Elections Quetta

SHARED BY SAMRINA HASHMI.

The Progressive Panel for Change in Politics of Doctors . To bring New Leadership to the front, so that Doctors can be united on an active platform. The strong platform will fight for Doctors' community, their problems and their rights.

Cochlear Implant in Dow University of Health Sciences

For the 1st time in history of Public sector Hospitals , the cochlear Implant Surgery for deaf has started. It is free; otherwise it costs $25000. Prof Umar Farooq (FCPS, FRCS) , was trained in UK, last year, for this. This is highly appreciable . Those who need help should contact ENT Unit 2 ,CHK , or Prof Umar Farooq Pro VC, DUHS. Philanthropists are requested to come forward and donate generously to maintain the project.

SHARED BY SAM KHAN

AWESOME REPLY BY AIR HOSTESS
READ IT - SHARE IT

This happened on TAM airlines.

A 50-something year old white woman arrived at her seat and saw that the passenger next to her was a black man.

Visibly furious, she called the air hostess.

"What's the problem, mam?" the hostess asked her

"Can't you see?" the lady said - "I was given a seat next to a black man. I can't seat here next to him. You have to change my seat"

- "Please, calm down, mam" - said the hostess
"Unfortunately, all the seats are occupied, but I'm still going to check if we have any."

The hostess left and returned some minutes later.

"Madam, as I told you, there isn't any empty seat in this class- economy class.
But I spoke to the captain and he confirmed that there isn't any empty seats in the economy class. We only have seats in the first class."

And before the woman said anything, the hostess continued

"Look, it is unusual for our company to allow a passenger from the economy class change to the first class.
However, given the circumstances, the commandant thinks that it would be a scandal to make a passenger travel sat next to an unpleasant person."

And turning to the black man, the hostess said:

"Which means, Sir, if you would be so nice to pack your handbag, we have reserved you a seat in the first class..."

And all the passengers nearby, who were shocked to see the scene started applauding, some standing on their feet."

NADEEM ZAFAR

SELF DISCOVERY THROUGH ECSTASY

IN THAT RARE MOMENT OF ECSTASY

I CAME TO KNOW WHO I AM

A HUNDRED SUNS REVOLVE IN ME

I AM WHO I AM!

(Saleem A Khanani)

ON COMPLETING HIS TERM, THE FIRST IN THE HISTORY OF PAKISTAN

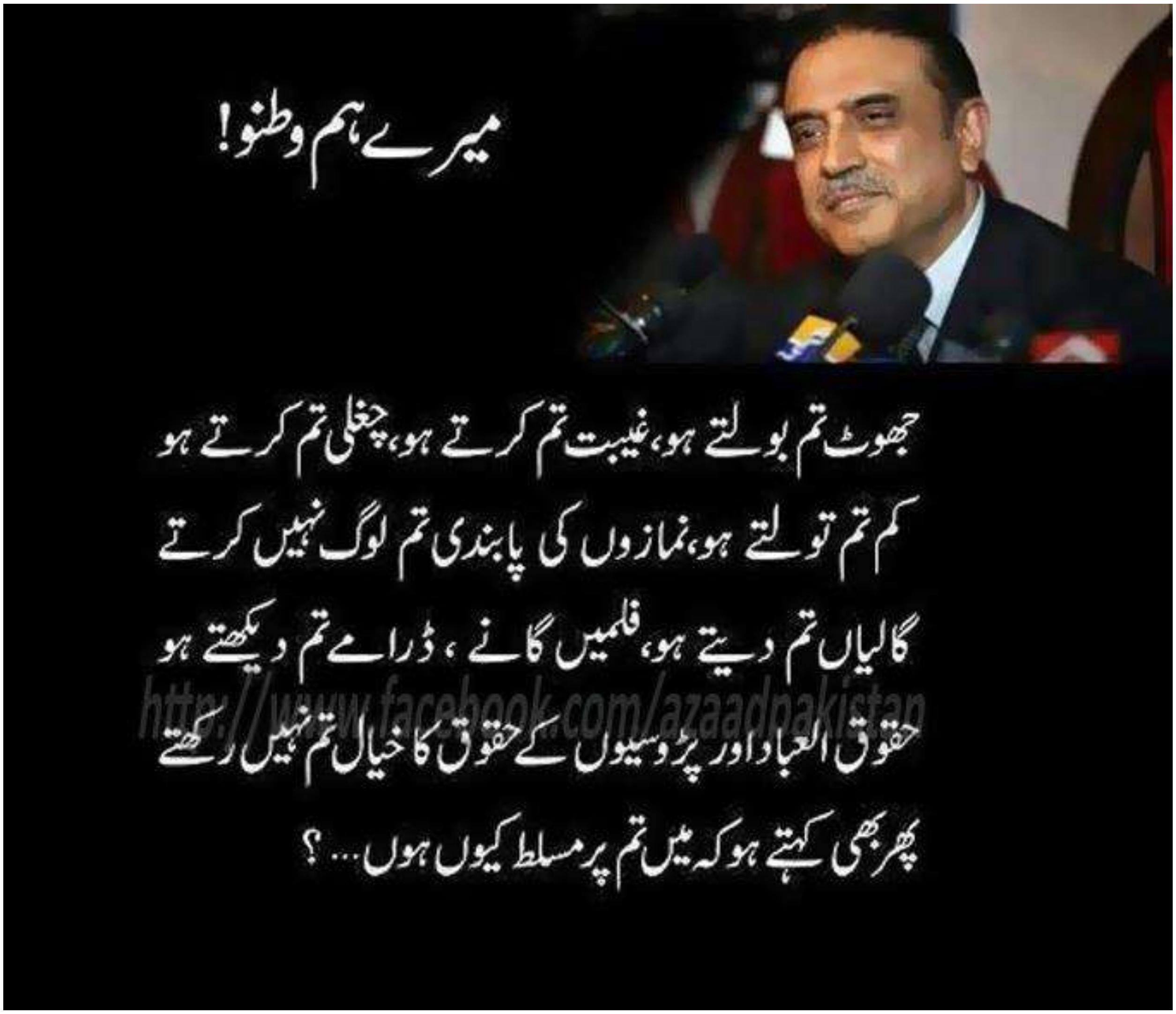

اشفاق احمد

اپنے پوتے سے باتوں کے دوران چاند نکل آیا، جسے دیکھ کر وہ بہت خوش ہوا۔ وہ بولا، "دادا جس طرح ہم بتیاں بجھا کر سو جاتے ہیں، کیا جب چاند کی یہ بتی بجھے گی تو اللہ میاں بھی سو جائیں گے؟"۔ میں نے کہا، "نہیں، اللہ کو نہ نیند آتی ہے اور نہ اونگھ آتی ہے۔ وہ نہیں سوتا۔" یہ سنتے ہی اس نے ٹانگ میرے پیٹ پر رکھی اور خراٹے لے کر نیند میں چلا گیا۔ اس نے سوچا ہوگا جب اللہ جاگ رہا ہے تو مجھے پھر کس بات کی فکر ہے اور میں ساری رات اس کھڑکی کی طرف نگاہیں کر کے خوفزدہ سا ہو کر صبح کا انتظار کرتا رہا اور اس لمحے وہ کمسن بچہ خدا پر یقین میں مجھ سے بازی لے گیا۔

(اشفاق احمد - زاویہ سوئم، صفحہ: 111) بشکریہ: پارس صدیقی

ہم کمزور لوگ ہیں جو ہماری دوستی اللہ کے ساتھ ہو نہیں سکتی۔ جب میں کوئی ایسی بات محسوس کرتا ہوں یا سُنتا ہوں تو پھر اپنے "بابوں" کے پاس بھاگتا ہوں_ میں نے اپنے بابا جی سے کہا کہ جی! میں اللہ کا دوست بننا چاہتا ہوں۔ اس کا کوئی ذریعہ چاہتا ہوں۔ اُس تک پہنچنا چاہتا ہوں۔ یعنی میں اللہ والے لوگوں کی بات نہیں کرتا۔ ایک ایسی دوستی چاہتا ہوں، جیسے میری آپ کی اپنے اپنے دوستوں کے ساتھ ہے، تو اُنھوں نے کہا "اپنی شکل دیکھ اور اپنی حیثیت پہچان، تو کس طرح سے اُس کے پاس جا سکتا ہے، اُس کے دربار تک رسائی حاصل کر سکتا ہے اور اُس کے گھر میں داخل ہو سکتا ہے، یہ ناممکن ہے۔" میں نے کہا، جی! میں پھر کیا کروں؟ کوئی ایسا طریقہ تو ہونا چاہیئے کہ میں اُس کے پاس جا سکوں؟ بابا جی نے کہا، اس کا آسان طریقہ یہی ہے کہ خود نہیں جاتے اللہ کو آواز دیتے ہیں کہ "اے اللہ! تو آجا میرے گھر میں" کیونکہ اللہ تو کہیں بھی جاسکتا ہے، بندے کا جانا مشکل ہے۔ بابا جی نے کہا کہ جب تم اُس کو بُلاؤ گے تو وہ ضرور آئے گا۔ اتنے سال زندگی گزر جانے کے بعد میں نے سوچا کہ واقعی میں نے کبھی اُسے بلایا ہی نہیں، کبھی اس بات کی زحمت ہی نہیں کی۔ میری زندگی ایسے ہی رہی ہے، جیسے بڑی دیر کے بعد کالج کے زمانے کا ایک کلاس فیلو مل جائے بازار میں تو پھر ہم کہتے ہیں کہ بڑا اچھا ہوا آپ مل گئے۔ کبھی آنا۔ اب وہ کہاں آئے، کیسے آئے اس بے چارے کو تو پتا ہی نہیں۔

SHARIQ ALI DOW 85

کتاب کی دوکان پر

شہرِ بے کمال کی
شامِ بے خیال تھی
ہر طرف رواں دواں
کم سوال لوگ تھے
پھر میں اس ہجوم میں
چلتے چلتے رُک گیا
کتاب کی دوکان پر

دوکان کیا تھی یوں لگا
جہاں نما ہو سامنے
بصیرتوں کی روشنی
مہک رہی تھی چار سو
قطار سے سجے ہوئے
خیال در خیال تھے
طرح طرح کی سوچ تھی
نئے نویلے خواب تھے

تھے جلد جلد عکسِ جاں
تھے ورق ورق سوزِ دل
خزاں کی رُت بھی تھی وہاں
تھے رنگِ نوبہار بھی
جمالِ حُسنِ یار بھی
کمالِ باکمال بھی
عروج بھی زوال بھی

نجانے مجھ کو کیوں لگا
زمانہ اک کتاب ہے
یہ شہرِ بے کمال اور
یہ کم سوال لوگ سب
اک حرفِ بے ثبات ہیں
وہ حرفِ بے مُراد جو
عبارتوں میں کھو گیا

گماں کی درسگاہ میں
جو ہوشمند جوش ہے
جو جستجو کا شوق ہے
کمالِ فن کا ذوق ہے
یہ اُس سے ہیں گریز پا

بشارتوں پہ منحصر
یہ معجزوں کے منتظر
یقین کے بت کدے میں یہ
نجات و خوفِ مرگ سے
عقیدتوں میں قید ہیں

کتاب کی دوکان پر
ہجومِ کم سوال کا
میں پا پیادہ آدمی
نظر بچا کے وقت سے
جواز ڈھونڈنے لگا
کتاب ڈھونڈنے لگا

کتاب جس کے باب میں
خیالِ بے خیال ہو
جو مصلحت نہ لکھ سکے
وہ اَن کہا ملال ہو
کتاب جس کا انتساب
بے بسی کے نام ہو

شارق علی
16.11.2012

EDITOR'S CHOICE

FROM WILLIAM SHAKESPEARE

A SONNET

When I do count the clock that tells the time,
And see the brave day sunk in hideous night;
When I behold the violet past prime,
And sable curls, all silvered o'er with white;
When lofty trees I see barren of leaves,
Which erst from heat did canopy the herd,
And summer's green all girded up in sheaves,
Borne on the bier with white and bristly beard,
Then of thy beauty do I question make,
That thou among the wastes of time must go,
Since sweets and beauties do themselves forsake
And die as fast as they see others grow;
And nothing 'gainst Time's scythe can make defence
Save breed, to brave him when he takes thee hence.

Allama Iqbal's tribute to William Shakespeare on his 300th anniversary in 1916

The flowing river mirrors the red glow of dawn,
The quiet of the evening mirrors the evening song,
The rose-leaf mirrors spring's beautiful cheek;
The chamber of the cup mirrors the beauty of the wine;
Beauty mirrors Truth, the heart mirrors Beauty;
The beauty of your speech mirrors the heart of human being.
Life finds perfection in your sky-soaring thought;
Was your luminous nature the goal of existence?

When the eye wished to see you, and looked,
It saw the sun hidden in its own brilliance.
You were hidden from the eyes of the world,
But with your own eyes you saw the world exposed and bare.
Nature guards its mysteries so jealously,
It will never again create one who knows so many secrets.

Mustansir Mir

شیکسپیر
شفق صبح کو دریا کا خرام آئینہ
نغمہ شام کو خاموشی شام آئینہ

برگ گل آئنہ عارض زیبائے بہار
شاہد مے کے لیے حجلہ جام آئینہ

حسن آئنہ حق اور دل آئنہ حسن
دل انساں کو ترا حسن کلام آئینہ

ہے ترے فکر فلک رس سے کمال ہستی
کیا تری فطرت روشن تھی مآل ہستی

تجھ کو جب دیدئہ دیدار طلب نے ڈھونڈا
تاب خورشید میں خورشید کو پنہاں دیکھا

چشم عالم سے تو ہستی رہی مستور تری
اور عالم کو تری آنکھ نے عریاں دیکھا

حفظ اسرار کا فطرت کو ہے سودا ایسا
رازداں پھر نہ کرے گی کوئی پیدا ایسا

A VISIT TO KARACHI

FAYYAZ SHAIKH, INAYAT ALI KHAN AND SALMAN HAROON

A TRAVELOG BY FAYYAZ AHMAD SHAIKH FRCP

VISIT TO PAKISTAN DECEMBER 22 - 31 2012

As in the previous year, I visited Karachi during the recent winter vacations. My principal aim was to see through a joint meeting of the Pakistan Headache Society with the British Association for the Study of Headache (BASH), the first meeting of its kind in Karachi. I had a vision for a long time that once I become the chair of the BASH, I will bring this prestigious event to the home country.

On the 24th of December I was invited to deliver a lecture on 'the recent advances in migraine' at the Dow University of Health Sciences (DUHS). Our D85 pro-vice chancellor Dr Umar Farooq was the man behind this, and the hospitality I received was excellent. I was treated with the famous Dow Canteen Samosas with chutney that reminded me of the old college days. I met Asifa Aslam now Asifa Hussein (my group mate) after 26 years. I didn't feel that we had not seen each other for 2.5 decades. I was taken to a tour of the recent developments in the education centre. The state of the art technology with video conferencing, electronic library and simulation theatre and lab was better than I have seen in many western organisations. Professor Hameed and Umar Farooq deserve all the credit for their initiative.

On the 27th December the top docs of D85 in Karachi warmly welcomed me with Inayat (Lamba) and Salman Haroon (CR). Intikhab, Jameel, Shahab Baig, Samrina, Samina, Sonia, Shehnaz, Shaheena, Jamal Raza, Afzal, Umar Farooq and Hanif Khatri were present. Umar Daraz Khan (D86) made his surprise entry and provided free copies of a book written by his mother before the launch date of 2nd January 2013.

On the 28th December we had the joint meeting at the Pearl Continental Hotel where British and Pakistani migraine experts delivered their research papers and

lectures providing updates on the recent advances in the field of headaches and migraine. The delegates were invited at the Governor House on the same evening for a reception.

On the 29th December I visited the house of Professor Mohammad Akram (late) and met Madam Salma Akram. Since she lost her husband, she had lost the lustre that I had seen over the years and she looked much different than I had seen her just a year ago when Prof Akram was alive. I conveyed the condolence on behalf of the entire D85.

SOME PHOTOS FROM THE RECEPT TRIP

AFZAL SYED, FAYYAZ SHAIKH, SAM KHAN, SONIA POSHNI, INAYAT ALI KHAN, SAMRINA HASHMI, SHAHEENA SALEH AND MRS. FAYYAZ SHAIKH

FAYYAZ SHAIKH WITH ASIFA AND UMAR FAROOQ

INTEKHAB, SALMAN, UMAR FAROOQ, FAYYAZ, HANIF KHATRI,
SHAHAB AFZAL BAIG, UMAR DARAZ, INAYAT ALI KHAN